مکرمی ....

مارچ کے الرحیم کے مطالعہ کے بعد میں یہ لکھنے پر مجبور ہوں کہ ایک مضمون "بنوت" کے سوا کوئی مضمون بھی جامع اور سیر حاصل نہیں۔ ان مضامین کو ایک سرسری مطالعہ یا سطحی تعارف کہا جاسکتا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قاری کا متجسس ذہن تسکین نہیں پاتا۔ بلکہ ایک طرح کی تشنگی اور خلجان محسوس کرتا ہے۔

وارث سرہندی
کنجرور، ضلع سیالکوٹ

مکرمی ....

اپریل کے الرحیم میں "الاسلام دین الاشتراکیہ" مضمون پڑھا۔ سوشلزم یعنی اشتراکیت اب ایک مذہب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ بے شک اس کے بھی بہتر فرقے ہوں گے آپ نے عرب سوشلزم کا ذکر کیا۔ اب برمی سوشلزم کا ظہور ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں ایک زمانے سے اسلامی سوشلزم کا نعرہ تو گونج ہی رہا ہے۔

میں مانتا ہوں کہ ناموں اور اصطلاحوں سے فائدہ اٹھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اور سب یہی کرتے ہیں، آخر ناموں کے ہیر پھیر سے ہوتا ہی کیا ہے۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے اور آپ بھی اس سے واقف ہوں گے کہ سوشلزم سے مراد پیداوار دولت کے وسائل پر افراد کا نہیں بلکہ مجموعی قوم کا، جسے آپ حکومت کہہ لیں، تصرف ہے۔ ایک معاشی نظام میں، جس حد تک یہ قومی تصرف پایا جائے گا، اسی حد تک ہم اس کے سوشلسٹ ہونے کا حکم لگا سکتے ہیں۔ باقی ناموں سے کیا ہوتا ہے۔ آپ کسی نظام کو عرب سوشلزم کہیں یا یوگوسلافی سوشلزم یا چشم دور ہمارے ہمسایہ ملک کی کانگرس کا سوشلزم۔ براہ کرم چھلکا نہ دیکھئے، بلکہ اس کے اندر جو گودا ہے، اس پر نگاہ رکھئے۔

عنایت حسین - ایسٹ گارڈن۔ کراچی